حصول السعادتین فی اثبات المصافحة بالیدین

مصافحہ ایک ہاتھ

سے یا دو سے؟

مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہئے یا دو ہاتھوں سے؟ اور مصافحہ کا افضل طریقہ کیا ہے؟ اس مختصر رسالہ میں آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ سے اس مسئلہ کو مفصل لکھا گیا ہے کہ افضل و اعلی یہی ہے کہ مصافحہ دو ہاتھوں سے کرنا چاہئے۔ موضوع کے متعلق مختصر مگر بہت مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام دنیا میں محبت و امن کا پیغام لے کر آیا ہے، اور اللہ تعالی نے اپنے اس پسندیدہ دین کا نام ہی اسلام رکھ دیا ہے۔ اسی محبت کا تقاضا یہ تھا کہ جب مسلمان آپس میں ملیں تو سلام و مصافحہ کریں، تا کہ زبان سے سلامتی کی دعا نکلے اور دونوں ہاتھ ملا کر محبت اور تعلق کا معاہدہ کریں۔ اور قربان جایئے حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر کہ انہوں نے مصافحہ پر مغفرت کی بشارت سنائی اور ارشاد فرمایا:

مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو' جدائیگی سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے

(۱)......عن البراء رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما من مُسْلِمَيْن يلتقيانِ ' فيَتَصافحان الا غُفِر لهُما قبل ان يَفْتَرِقا۔

(ابوداؤد، باب فى المصافحة ، كتاب الادب ، رقم الحديث :۵۲۱۲)

ترجمہ:......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(۲)......عن البراء بن عازب رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا التقى المُسْلِمَان فتَصافحا وحمدا الله واستغفراه ' غُفِر لهُما۔

(ابوداؤد، باب فى المصافحة ، كتاب الادب ، رقم الحديث :۵۲۱۱)

ترجمہ:......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے

ارشادفرمایا کہ: جب دومسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کریں، پھرایک دوسرے سے مصافحہ کریں، اوراللہ تعالی کی حمد بیان کریں، اوراللہ تعالی سے استغفارکریں، تو اللہ تعالی ان دونوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

(۳)......عن امامة : انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : اذا تصافح المسلمان لم تفرق اکفھما حتی یغفرلھما۔

(طبرانی کبیرص۲۸۱ج۸، رقم الحدیث :۸۰۷۶۔مجمع الزوائدص۳۷ج۸)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دومسلمان (آپس میں) مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کی ہتھیلیاں (ایک دوسرے سے) الگ نہیں ہوتیں کہ دونوں کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

(۴)......عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : اذا لقی المؤمن المؤمن فقبض احدھما علی ید صاحبہ تناثرت الخطایا منھما کما تناثر اوراق الشجر۔(شعب الایمان ص۴۷۴ج۶، باب الاخذ بالیدین ، رقم الحدیث :۸۹۵۰)

ترجمہ:......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: جب مؤمن دوسرے مؤمن سے ملاقات کرےاورایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کریں تو دونوں سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسا کہ موسم خزاں میں درختوں کو ہلانے سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے یا دونوں ہاتھوں سے؟

مصافحہ دو ہاتھوں سے کرنا چاہیے یا ایک ہاتھ سے؟ تو صحیح بات یہ ہے کہ دونوں صورتیں جائز ہیں، کوئی ایک ہاتھ سے کرلے تب بھی کوئی گناہ نہیں، البتہ افضلیت اوراولی دو ہاتھوں

سے مصافحہ کرنا ہے۔

حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مصافحہ کا عام طریقہ تو یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے، تاہم اگر کسی نے ایک ہاتھ سے مصافحہ کیا تو بھی سنت ادا ہو جائے گی۔

(فیض الباری ص ۴۱۱ ج ۳، باب المصافحة ، کتاب الاستیذان)

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مصافحہ ایک ہاتھ سے بھی ثابت ہے اور دونوں ہاتھوں سے بھی ثابت ہے، لیکن ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا چونکہ فرنگیوں کا شعار بن چکا ہے، اس لئے واجب الترک ہے۔

(الکوکب الدری ص ۳۹۲ ج ۳، باب المصافحة ، کتاب الاستیذان۔ لامع الدراری ص ۵۶ ج ۱، باب المصافحة ، کتاب الاستیذان)

اہل حدیث کے نزدیک مصافحہ ایک ہاتھ سے ہے

مشہور اہل حدیث عالم شیخ محمد داؤد دراز میواتی لکھتے ہیں:

لفظ مصافحہ ''صفح'' سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہتھیلی ہے، پس ایک آدمی کا سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے آدمی کی سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سے ملانا مصافحہ کہلاتا ہے، جو مسنون ہے۔ یہ ہر دو جانب سے سیدھے ہاتھوں کے ملانے سے ہوتا ہے۔ بایاں ہاتھ ملانے کا یہاں کوئی محل نہیں ہے، جو لوگ دایاں اور بایاں دونوں ہاتھ ملاتے ہیں ان کو لفظ مصافحہ کی حقیقت پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

(شرح صحیح بخاری ص ۵۸۱ ج ۷، مکتبہ قدوسیہ لاہور، ۲۰۰۴ء)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا جس طرح اہل حدیث مصافحہ کرتے ہیں، احادیث صحیحہ صریحہ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے نہایت صاف طور پر ثابت ہے۔ اس کے ثبوت میں ذرا بھی شک نہیں ہے، اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا جس طرح اس زمانہ کے حنفیہ میں رائج ہے، نہ کسی حدیث صحیح سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابی کے اثر سے اور نہ کسی تابعی کے قول وفعل سے، اور ائمۂ اربعہ سے بھی کسی امام کا دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یا اس کا فتوی دینا بسند منقول نہیں۔ (شرح صحیح بخاری ص۵۸۲ ج۷، مکتبہ قدوسیہ لاہور، ۲۰۰۴ء)

مولانا مبارک پوری کا ایک ہاتھ سے مصافحہ کے سنت ہونے پر استدلال

رسالہ ''المقالۃ الحسنی'' میں مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب نے چند روایات نقل کرکے کوشش کی ہے کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کے مسنون ہونے کو ثابت کیا جائے، مثلاً:

(۱)......حافظ ابن عبدالبر کی ''تمہید'' سے یہ روایت نقل کی کہ:

عبیداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: انھوں نے کہا کہ: تم لوگ میرے اس ہاتھ کو دیکھتے ہو میں نے اسی ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کیا ہے۔

مولانا نے جس حدیث کا ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے:

''ترون یدی هذه، صافحت بها رسول الله صلى الله عليه وسلم''

اس عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

تم لوگ میرے اس ہاتھ کو دیکھتے ہو میں نے اس سے رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کیا ہے۔

مولانا نے حدیث کا سیدھا سادہ ترجمہ چھوڑ کر ''اسی ہاتھ سے'' حصر والا ترجمہ کیا، اس لئے کہ اپنے مسلک کے اثبات میں یہ معین ہو۔

(۲)......دوسری روایت مولانا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نقل کی ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے اپنی اس ایک ہتھیلی سے مصافحہ کیا ہے رسول اللہ کی ہتھیلی سے، پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہ کسی خزکو نہ کسی ریشمی کپڑے کومس کیا۔

حدیث میں ہے: ''صافحت بکفی هذه کف رسول الله صلی الله علیه وسلم''

اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

میں نے اپنی اس ہتھیلی سے مصافحہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے۔

مولانا نے ''ایک'' کا لفظ اپنی طرف بڑھا دیا ہے۔

(۳)......مولانا کی تیسری روایت یہ ہے:

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلام کی تمامی ہاتھ کا پکڑنا ہے، اور مصافحہ داہنے ہاتھ سے ہے۔

یہ روایت نہایت کمزور اور واہی سند سے مروی ہے، اس لئے اہل حدیث کے نزدیک ان جیسی روایات سے تو کوئی مسئلہ ثابت ہو ہی نہیں سکتا۔ (ارمغان حق ص ۹۶ ج ۱ ملخص)

صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا اور لفظ ید مفرد سے استدلال کرنا تو صحیح نہیں، جیسا کہ آگے آرہا ہے کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے ید مفرد عربی میں تثنیہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

روایت میں صرف ید سے دلیل پکڑ کر داہنے ہاتھ کی تعیین بھی صحیح روایت میں مشکل ہے۔ اس لئے صرف ایک ہاتھ اور وہ بھی داہنا ہی ہو اس کا ثبوت صحیح روایت سے نہیں۔

اس لئے صحیح بات یہی ہے کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے بھی جائز ہے، البتہ اولی اور افضل یہ

ہے کہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ’’کتاب الاستیذان ‘‘ میں ’’باب الاخذ بالیدین ‘‘ قائم فرما کر اپنا رجحان ظاہر فرما دیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا دو ہاتھوں سے مصافحہ کے سنت ہونے پر استدلال

اور اپنے زمانہ کے دو بڑے محدثین: حضرت حماد بن زید رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا عمل بھی بتلا دیا کہ: وہ حضرات بھی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے تھے۔

اس مختصر رسالہ میں احادیث سے اس مسئلہ کو مدلل کیا گیا ہے کہ مصافحہ دو ہاتھوں سے کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، اور سنت پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

....

ایک ہاتھ سے مصافحہ کی حدیث اور دو ہاتھوں سے ممانعت کی حدیث کے بغیر فریق مخالف کا مدعا بھی ثابت نہیں ہوسکتا

حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

مصافحہ ہاتھ سے ہاتھ ملانے کا نام ہے، یہ دونوں ہاتھ سے بھی ہوسکتا ہے اور ایک ہاتھ سے بھی۔

جو لوگ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کو سنت بتاتے ہیں وہی کوئی ایسی صحیح حدیث پیش کردیں جس میں ایک ہاتھ کا صراحۃً ذکر ہو، اور اتنا بھی کافی نہیں، بلکہ وہ یہ بھی ثابت کردیں کہ دو ہاتھ سے مصافحہ کی ممانعت وارد ہو، بدون ان دونوں امر کے ان کا مدعا بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔ (الیواقیت الغالیہ فی تحقیق و تخریج الاحادیث العالیۃ ص۲۸۲ ج۱)

میری ہتھیلی آپ ﷺ کے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں تھی

(۱)......عبد الله بن سخبرة ابو معمر قال : سمعت ابن مسعود رضی الله عنه يقول : علّمنی رسول الله صلى الله عليه وسلم – وكفى بين كفيه –التشهد كما يعلّمنى السورة من القرآن التحيات لله۔

(بخاری ص۹۲۶ ج۲، باب الاخذ باليدين ، رقم الحديث :۶۲۶۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے نبی کریم ﷺ نے اس حالت میں التحیات سکھائی کہ میری ہتھیلی آپ ﷺ کے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں تھی، اورالتحیات اس طرح سکھائی جیسا کہ قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔

تشریح:......آج کل بعض حضرات ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کوسنت قرار دیتے ہیں، اور اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے نبی کریم ﷺ نے اس حالت میں التحیات سکھائی کہ میری ہتھیلی یعنی میرا ایک ہاتھ تھا۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ ایک بار ٹونک تشریف لے گئے اور بندہ (حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمہ اللہ) بھی ہمراہ تھا، چند اہل حدیث ملنے آئے اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کیا، حضرت رحمہ اللہ نے مصافحہ میں حسب عادت دونوں ہاتھ بڑھائے اور مسکرا کر فرمایا کہ: مصافحہ اس طرح سے ہونا چاہئے، وہ بولے: حدیث میں ہے صحابی کہتے ہیں کہ:'' وكان يدى فى يديه صلى الله عليه وسلم '' میرا ہاتھ حضرت ﷺ کے دونوں ہاتھوں میں تھا، آپ نے بیساختہ فرمایا: پھر متبع سنت ہم ہوئے یا تم ؟۔

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمہ اللہ حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

صحابی کا دوسرا ہاتھ کہاں تھا؟ اس کا ذکر نہیں ہے، ذکر نہ ہونے سے یہ دلیل لینا کہ صرف ایک ہاتھ (سے مصافحہ) کیا تھا صحیح نہیں، احتمال ہے کہ دوسرا ہاتھ ساتھ ہو مگر حضور ﷺ کے ہاتھوں کے درمیان ایک ہی (ہاتھ) ہوسکتا ہے دوسرا باہر، اگر ساتھ ہو اور صحابی نے صرف ایک ہاتھ سے (مصافحہ) کیا ہو تو فعل صحابی سے حضور ﷺ کا فعل مقدم ہے۔

(تذکرۃ الخلیل ص ۲۹۸، دونوں ہاتھوں سے مصافحہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بظاہر دونوں ہاتھ ہی ملائے تھے، لیکن ایک ہاتھ چونکہ حضور ﷺ کے دونوں ہاتھ کے درمیان ڈھکا ہوا تھا، اس لئے اس کا ذکر کیا، دوسرا ہاتھ درمیان میں نہیں، بلکہ اوپر تھا۔ (کشف الباری ص ۱۰۲، کتاب الاستیذان)

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اصل بات یہ ہے کہ جب آدمی دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرتا ہے تو ایک ہاتھ کے دونوں طرف دوسرے کی ہتھیلیاں لگتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ہاتھ کی یہ خوبیاں بیان فرما رہے ہیں کہ میرے اس ہاتھ کے دونوں طرف حضرت پاک ﷺ کی ہتھیلیاں مبارک لگی تھیں، اپنے دوسرے ہاتھ کی نفی نہیں فرما رہے ہیں۔

(تجلیات صفدر ص ۲۰۲ ج ۱، مصافحہ کا بیان)

صاحب نعم الباری کا نامناسب استدلال

اس حدیث کی شرح میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے عجیب بات لکھ دی، آپ لکھتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''وکَفِّی بین کفیه'' کہ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی، یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو اپنا

ایک ہاتھ ملایا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے۔ میں کہتا ہوں: یہ ادب کے خلاف ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ ملا رہے ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنا صرف ایک ہاتھ ملائیں، اور صحابہ کرام کے افعال کو خلاف ادب پر محمول کرنا درست نہیں ہے، اس لئے صحیح یہ ہے کہ اس حدیث میں ''کَفِّیَّ بین کفیه'' ہے، یعنی میری دونوں ہتھیلیاں آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھیں۔

(نعم الباری فی شرح صحیح البخاری ص۲۱۳ ج ۱۳)

یہ مطلب تکلف سے خالی نہیں، اس لئے کہ مصافحہ کا عام طریقہ یہی ہے کہ مصافحہ کرنے والے کا ایک ہاتھ دوسرے آدمی کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے، اگر موصوف کا بیان کردہ مطلب لیا جائے تو حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیا اور آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ مبارک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھوں کے پشت پر تھے۔

اولاً: تو یہ طریقہ غیر معروف ہے۔ دوسرا یہ کہ: اس مطلب کو لینے میں روایت کے الفاظ کا معنی بھی صحیح نہیں ہوتا، اس طرح کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ ملے ہوئے تھے تو ان کی ہتھیلی آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں کس طرح تھی؟ اس لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دونوں ہتھیلیاں تو خود ملی ہوئی تھیں، اس لئے صحیح مطلب یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ سے ہی مصافحہ فرمایا، مگر روایت میں ذکر صرف ایک ہاتھ کا کیا۔

مصافحہ میں دونوں ہتھیلیاں الگ نہیں ہوتیں کہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں

(۱)......عن امامة : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : اذا تصافح المسلمان

لم تفرق اکفھما حتی یغفر لھما۔

(طبرانی کبیر ص۲۸۱ ج۸، رقم الحدیث :۸۰۷٦۔مجمع الزوائد ص۳۷ ج۸)

ترجمہ:......حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان (آپس میں) مصافحہ کرتے ہیں تو ان کی دونوں ہتھیلیاں (ایک دوسرے سے) الگ نہیں ہوتیں کہ دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حماد رحمہ اللہ نے ابن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا

(۱)...... وصافح حمّادُ بنُ زیدٍ ابنَ المبارک بیَدیه۔

(بخاری ص۹۲٦ ج۲، باب الاخذ بالیدین، قبل رقم الحدیث :٦۲٦۵)

ترجمہ:......حضرت حماد بن زید رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا۔

قرآن کریم میں لفظ ''ید'' مفرد بول کر تثنیہ مراد لیا گیا ہے

(۱)......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَئِنۡ بَسَطۡتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقۡتُلَنِیۡ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡکَ لِاَقۡتُلَکَ﴾۔

(پ:٦،سورۂ مائدہ،آیت نمبر:۲۸)

ترجمہ:......اگر تم نے مجھے قتل کرنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا تب بھی میں تمہیں قتل کرنے کو اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔

تشریح:...... یہاں ید مفرد بول کر دونوں ہاتھ مراد لئے گئے ہیں۔کیا کوئی ایک ہاتھ سے قتل کرے گا؟

(۲)......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُوۡلَةً اِلٰى عُنُقِكَ﴾۔

(پ:۱۵،سورۂ بنی اسرائیل،آیت نمبر:۲۹)

ترجمہ:......اور نہ تو (ایسے کنجوس بنو کہ) اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ رکھو۔

تشریح:...... یہاں ید مفرد بول کر دونوں ہاتھ مراد لئے گئے ہیں۔

حدیث میں لفظ ''ید'' مفرد بول کر تثنیہ مراد لیا گیا ہے

حدیث شریف میں لفظ ''ید'' کا استعمال کثرت کے ساتھ دونوں ہاتھوں کے لئے ہوتا ہے، اور عربی محاورہ میں بھی ''ید'' دونوں ہاتھوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ چند احادیث نقل کی جاتی ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں لفظ ''ید'' کا استعمال دونوں ہاتھوں کے لئے ہوا ہے۔

(۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : اذا توضأ احدكم فليجعل فی انفه ماء ثم لينتثر ' ومن استجمر فليوتر ' واذا استيقظ احدكم من نومه فليغسل يده قبل ان يُدخلها فی وضوئه ' فانّ احدَكم لا يدری این باتت يده ۔(بخاری ص۲۸ ج۱، باب الاستجمار وترا ، کتاب الوضوء ،رقم الحدیث :۱۶۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے پھر اس کو جھاڑ لے، اور جو استنجاء کرے تو طاق عدد (ڈھیلے سے) کرے۔ اور جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں دھو لے، اس لئے تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری؟۔

تشریح:......اس حدیث میں دونوں ہاتھ ہی مراد لئے جائیں گے، ایک ہاتھ مراد لینا ممکن

نہیں۔

(۲)......عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده ' والمهاجر من هجر ما نهی الله عنه۔

(بخاری، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه و بیده ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث:۱۰۔

اور: باب الانتهاء عن المعاصی ، کتاب الرقاق ، رقم الحدیث :۶۴۸۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر (کہلانے کا مستحق) وہ ہے جو اللہ کے منع کئے کاموں کو چھوڑ دے۔

تشریح:...... یہاں ید مفرد بول کر دونوں ہاتھ مراد لئے گئے ہیں۔

(۳)......عن ابی سعید رضی الله عنه : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : من رأی منکم منکرا فلیغیره بیده ' فان لم یستطع فبلسانه ' فان لم یستطع فبقلبه ' وذلک اضعف الایمان ۔

(مسلم، باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث :۴۹)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روک دے، اور اگر زبان سے بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

تشریح:...... یہاں ید مفرد بول کر دونوں ہاتھ مراد لئے گئے ہیں۔

"مسلم شریف" کی ایک طویل حدیث میں: آپ ﷺ کی یہ دعا آئی ہے:

(۴)......عن ابن عباس رضی الله عنهما:....... وكان فی دعائه : اللّهم اجعل فی قلبی نورا ' وفی بصری نورا ' و فی سمعی نورا ' الخ۔

(مسلم، باب صلوة النبی صلی الله علیه وسلم و دعائه باللیل ، صلوة المسافرین ، رقم الحدیث : ۷۶۳)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:.....(رسول اللہ ﷺ) اپنی دعا میں یہ ارشاد فرماتے تھے کہ: اے اللہ! میرے دل کو منور فرما دیجئے، اور میری آنکھ کو روشن فرما دیجئے، اور میرے کان کو نور عطا فرما دیجئے۔

تشریح:...... یہاں بصر مفرد بول کر دونوں آنکھیں مراد لی گئی ہیں، کیا کوئی انکار کرسکتا ہے کہ یہاں مفرد مراد ہے، اور ایک ہی آنکھ کے لئے نور کی دعا مانگی جارہی ہے۔ اسی طرح سمع مفرد بول کر دونوں کان مراد لئے گئے ہیں، کیا کوئی انکار کرسکتا ہے کہ یہاں مفرد مراد ہے، اور ایک ہی کان کے لئے نور کی دعا مانگی جارہی ہے۔

(۵)......عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال : خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یده كتابان ' فقال : أتدرون ماهذان الكتابان ؟ فقلنا : لا ، یا رسول الله اِلّا ان تُخبِرنا ، فقال : للّذی فی یده الیُمنی : هذا كتاب من ربّ العالمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ' ثم اُجمِل علی آخِرهم فلا یُزاد فیهم ولا یُنقَص منهم ابدا ، ثم قال للّذی فی شماله : هذا كتاب من رب العالمین ' فیه اسماء اهل النّار واسماء آبائهم وقبائلهم ' ثم اُجمِل علی آخِرِ هم فلا یُزاد فیهم ولا یُنقص منهم ابدا ، فقال اصحابه : ففیم العملُ یا رسول الله ! ان كان اَمُرٌ قد فُرِغ منه ؟ فقال : سَدِّدُوا وقاربوا ' فانّ صاحب الجنّة یُختم له بعملِ اهل الجنّة وإن عمِل

ایّ عـمَـلٍ وان صـاحـب الـنار یُختم له بعمل اهل النار وانْ عمِل ایّ عملٍ ، ثم قال : رسول الله صلی الله علیه وسلم : بیدیه فنبذهما ثم قال : فرغ ربکم من العباد ' فریق فی الجنّة وفریق فی السّعیر۔

(ترمذی ص۳۶ ج۲، باب ما جاء ان الله کتب کتابا لاهل الجنة واهل النار، ابواب القدر ، رقم الحدیث :۲۱۴۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی ﷺ گھر میں سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے ، درانحالیکہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں دو رجسٹر تھے، پس فرمایا: جانتے ہو یہ دو رجسٹر کیا ہیں؟ ہم نے کہا: نہیں ،اے اللہ کے رسول! مگر یہ کہ آپ ہمیں بتلائیں (تو ہم جان سکتے ہیں) پس آپ ﷺ نے اس رجسٹر کے لئے جو آپ ﷺ کے دائیں ہاتھ میں تھا' فرمایا: یہ تمام جہانوں کے پالنہار کی طرف سے ایک رجسٹر ہے جس میں جنتیوں کے' ان کے باپ دادوں کے' اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر ان کے آخر میں میزان لگا دی گئی ہے، (یعنی ٹوٹل کر دیا گیا ہے) پس کبھی بھی نہ تو ان میں کوئی اضافہ کیا جائے گا اور نہ ان میں کوئی کمی کی جائے گی ، پھر آپ ﷺ نے اس رجسٹر کے لئے جو آپ ﷺ کے بائیں ہاتھ میں تھا' فرمایا: یہ تمام جہانوں کے پالنہار کی طرف سے ایک رجسٹر ہے، اس میں جہنمیوں کے' ان کے باپ دادوں کے' اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر ان کے آخر میں میزان لگا دی گئی ہے، پس کبھی بھی نہ تو ان میں کوئی اضافہ کیا جائے گا اور نہ ان میں کوئی کمی کی جائے گی ۔صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: پس عمل کا کیا فائدہ اے اللہ کے رسول ! اگر یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے نمٹا جا چکا ہے ؟ (یعنی جنت اور جہنم میں جانے والے طے ہو چکے ہیں تو اب عمل سے کیا فائدہ؟) پس آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک

ٹھیک چلو اور قریب قریب رہو، پس بیشک جنتی کی زندگی کا اختتام جنتیوں کے عمل پر ہوگا، اگر چہ وہ کوئی عمل کرتا رہا ہو، اور بیشک دوزخی کی زندگی کا اختتام دوزخیوں کے عمل پر ہوگا اگر چہ وہ کوئی عمل کرتا رہا ہو۔ پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (پس دونوں رجسٹروں کو ڈال دیا) پھر فرمایا: تمہارے پروردگار بندوں کے معاملات سے نمٹ چکے: ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق دوزخ میں۔ (تحفۃ الالمعی ص۵۰۱ ج۵)

تشریح:...... یہاں ید مفرد بول کر دونوں ہاتھ مراد لئے گئے ہیں۔ کوئی بھی صاحب عقل اس کا انکار نہیں کرسکتا۔